www.KitaboSunnat.com

رو بینہ شاہین[1]

اِک چراغ اور بجھا... !

کبھی کبھی لفظ بہت چھوٹے ہو جاتے ہیں اور کہنے والے کی بات اور دُکھ بہت زیادہ۔ دل چاہتا ہے کہ ان کا تذکرہ نوکِ قلم سے نہیں بلکہ خونِ دل سے کیا جائے اور سچی بات تو یہ ہے کہ پھر بھی حق ادا نہ ہو! محمد عطاء اللہ صدیقی رحلت فرما گئے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون

دل شدتِ غم سے پھٹا جا رہا ہے اور اُن کی ناگہانی موت کا یقین کرنا مشکل۔ وہ بھی اس قحط الرجال کے دور میں، جب ان جیسے عزم اور گونا گوں افکار کے مالک لوگوں کی اشد ضرورت ہے، مگر قدرت کا اپنا نظام ہے جس سے کسی کو مفر نہیں!

میری ان سے شناسائی دس سال پرانی ہے۔ تب سے جب ان کی پُر مغز باتیں بھی ٹھیک طرح سے سمجھ نہیں آتی تھیں۔ میں ایف اے کی طالبہ تھی، جب ان کی تحریر پہلی دفعہ میری نظر سے گزری، غالباً طالبان کی بت شکنی کے حوالے سے تھی یا سیکولرازم پہ... جو ماہنامہ 'محدث' میں شائع ہوئی۔ بہت ہی پُر اثر اور فکر انگیز تحریر تھی۔ جو اپنے جداگانہ اُسلوب، جری اور غیور فکر سمیت سیدھا دل میں اُتر گئی اور اس سے اگلے ہی دن میں اور میری دوست اُن کی رہائش گاہ پر اُن کے سامنے بیٹھے تھے۔ وہ بے حد مشفق انسان تھے، بہت محبت اور خلوص سے ملے۔ مگر میرا مسئلہ ہنوز برقرار، ان کی بلند علمی سطح اور اعلیٰ پائے کی ادبی گفتگو، آدھی سے زیادہ اُوپر سے گزر گئی۔ مگر محبت اور خلوص کی اپنی زبان ہوتی ہے جو علمی سطح کی محتاج نہیں ہوتی۔ یہی محبت اور خلوص ہی تھا، ہم اکثر ان کے ہاں جانے لگے، جب بھی گئے، وہ اور اُن کی اہلیہ بہت خلوص سے ملتے، گھنٹوں گپ شپ ہوتی، اُمورِ خانہ داری سے لے کر سیاسی معاملات تک سبھی موضوع زیرِ بحث آتے۔ کچھ باتیں سمجھ میں آتیں اور کچھ اوپر سے

[1] طالبہ جامعہ پنجاب، لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ